ابراہیمی دعا کے الفاظ اور خدا تعالیٰ کے قبولیت دعا کے الفاظ کی ترتیب میں فرق کی عظیم حکمت کا بیان

خدا تعالیٰ کا کلام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ تب نجات پاؤ گے

انسان کی زندگی کا اصل مقصود عبادات اور احکامات کی حکمتیں تلاش کرنا نہیں بلکہ تزکیہ نفس ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم فروری 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 130 اور 152 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیات جو تلاوت کی گئی ہیں ان میں پہلی حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے جس کا مضمون گزشتہ چند خطبات جمعہ سے چل رہا ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم نے وہ رسول بھیج دیا' جو اس دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔ اس دعا کے مانگنے کے الفاظ میں اور خدا تعالیٰ کے قبولیت کے اعلان کے الفاظ میں ترتیب کا کچھ فرق ہے لیکن اس میں حکمت ہے اور حکیم خدا کا کوئی کام بھی بغیر حکمت کے نہیں ہوتا۔ عظیم رسول کی وہ اعلیٰ معیار کی چار خصوصیات جن کا کوئی مقابلہ نہیں صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی ذات کا ہی خاصہ تھیں۔ حضور انور نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی ترتیب کا بعض دوسری آیات کریمہ کے ساتھ ملا کر' بعض مفسرین کی اس بارے میں کی گئی تفاسیر اور اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی اس قرآنی ترتیب میں فرق کے بارے میں نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے بہت ہی خوبصورت انداز میں اس کی تشریح اور حکمت بیان فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کتاب اور حکمت کو آخر پر رکھ کر یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصود نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ وغیرہ احکامات کی حکمتیں تلاش کرنا نہیں بلکہ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے اس لئے تزکیہ مقدم رکھا گیا ہے۔ صحابہؓ رسولؐ کا پہلے دن سے ہی تزکیہ ہو گیا تھا۔ اس تزکیہ کی ہی وجہ تھی کہ حکم آتے ہی شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور کوئی دلیل نہیں مانگی گئی۔ تو اصل چیز دلوں کی پاکیزگی ہے جو اس عظیم رسولؐ نے کی۔ حضور انور نے حضرت ابوبکرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تزکیہ کے بعد تعلیم کتاب کو حکمت پر مقدم کیا گیا ہے کیونکہ اعلیٰ ایمان والا شخص یہ دیکھتا ہے کہ اس کے محبوب کا کیا حکم ہے۔ وہ دلیلوں کی تلاش میں نہیں رہتا بلکہ سمعنا و اطعنا کہتا ہے کیونکہ اس کا اصل مقصود تو محبوب حقیقی کی رضا حاصل کرنا ہے جو اس پیارے نبیؐ کے ساتھ جڑ کر اس کے کہے ہوئے لفظ لفظ پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ پس نبی کا تزکیہ کرنا' اس کا حکم دینا اور اس حکم کو ماننا اور نبی کی باتیں سن کر اپنے دلوں کو پاک کرنے کی کوشش یہ کامل الایمان لوگوں کا شیوہ ہے۔ پس یہ خاصہ ہے آنحضرتؐ کی لائی ہوئی تعلیم کا جو ہر قسم کی طبائع اور مزاج کے لوگوں کے لئے مکمل تعلیم ہے۔ فرمایا کہ ہمیں حکمتوں کے بجائے پہلے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر حکمتیں بھی سمجھ آجاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام ہمیں یہی سکھلاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ تب نجات پاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محکمات اور متشابہات کا ذکر کیا ہے۔ محکم آیات دے کر اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ وہ باتیں بھی میں نے اتاری ہیں جنہیں تم پہلے نہ جانتے تھے اور وہ باتیں بھی ہیں جو پہلی شریعتوں میں بھی آچکی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو واضح ہیں اور بعض ایسی ہیں جن پر سوچنے کی ضرورت ہے۔ پس وہ عزیز خدا ایسے تزکیہ شدہ لوگوں کے دلوں کے دروازے کھولتا اور انہیں حکمت کے موتی اکٹھے کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 3 کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئے تھے اور لوگ خدا اور اس کی صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسولؐ نے ان کے نفسوں کو پاک کیا' معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا اور خداشناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ کبھی اس تعلیم سے روگردانی کرنے والے نہ ہوں اور کبھی اپنے دلوں کی پاکیزگی ختم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین